بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۱۵ شعبان ۱۴۰۴ھ ✦ ۱۷ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ✦ ۱۷ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگیٔ قلب سے ہوتی ہے

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے

اگر یہ درد نہ ہو اور صرف دنیا کا ہی درد ہو تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاویگا

خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اسکی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ ماخلقت الجنّ و الانس الا لیعبدون۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بنا لوں فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جسکی وجہ سے اسکے نزدیک وہ ایک قابلِ قدر شئی ہو جاویگا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے۔ لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجا لاتا ہے مگر دل خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اسکی طرف ہونا ضروری ہے ..... پس اسوقت بھی جو لوگ پاکیزگیٔ قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگیٔ قلب سے ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکّٰھا و قد خاب من دسّٰھا کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کریگا بلکہ خاک میں ملا دیگا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھے گا۔ وہ نامراد رہے گا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف آنے کیلئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحۂ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی سب کے سب مسلمان نظر آتے لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آکر ٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔

دنیا میں جسقدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہیں ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اسی امارہ سے پھر وہ لوّامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش میں ایک برکت ہوتی ہے اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہیں۔ پہلوانوں کو دیکھو کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفسِ امارہ کی مثال آگ کی ہے جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت میں پیدا کرتا ہے جس سے انسان حد اعتدال سے گزر جاتا

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"معدہ اور آنتوں میں شدید تکلیف ہے۔ کمزوری بہت ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے۔ آمین

● محترمہ سیدہ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بنت حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ پتے کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں محترمہ صاحبزادی صاحبہ کی جلد کامل صحت یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

● مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل بیماری سے صحت یاب ہو کر گھر آگئے ہیں۔ طبیعت پہلے سے بہتر ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

● محترم نذیر احمد قریشی صاحب سابق ڈرائیور سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ ۱۵ اور ۱۶ مئی کی درمیانی شب رات ۲ بج کر ۲۰ منٹ پر فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئے۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

● مکرم رفیق احمد صاحب ناصر آج کل یرقان کی وجہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ کمزوری بڑی ہے۔ صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مقبول احمد خالد کارکن دفتر الوصیت۔ ربوہ)

● عزیزم محمد انور کا نکاح عزیزہ نصرت شبانہ بنت مکرم رانا فضل الٰہی صاحب (دارالصدر شمالی) کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پر مکرم بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے مورخہ ۲ مئی ۱۹۸۴ء بروز بدھ بیت الانوار دارالصدر شمالی میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد ابراہیم بھامڑی۔ محلہ دارالنصر غربی۔ ربوہ)

قرآن جواہرات کی تھیلی ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ✦ پرنٹر: سید عبدالحی ✦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✦ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ✦ قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ شعبان ۱۴۰۴ھ
۱۷ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

نصرتِ الٰہی کو جذب کرنے والے اعمال

اللہ تعالیٰ نے کَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (الروم آیت ۴۸) کی رُو سے اہلِ حق کی مدد کرنا اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے لیکن اس نے اہلِ حق کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ صبر اور دعا کے ذریعہ سے اُس سے اُس کی مدد کے طالب ہوں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ (البقرۃ ۱۵۴)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ کی مدد مانگو۔

اِس آیۂ کریمہ سے ظاہر ہے کہ جب تک صبر اور دعا کے عملی تقاضے پورے نہ کئے جائیں خدا کی مدد شاملِ حال نہیں ہوتی لیکن عام طور پر لوگوں نے جو دین کی سمجھ سے عاری ہیں اور جنہیں اس کے عملی تقاضے پورے کرنے کی طرف کوئی دھیان نہیں یہ سمجھ رکھا ہے کہ "یا اللہ مدد" کہنے سے دعا کا حق ادا ہو جاتا ہے۔ وہ وقفہ وقفہ سے "یا اللہ مدد" "یا اللہ مدد" کے نعرے لگاتے رہتے ہیں اور اِس گمان میں ہوتے ہیں کہ ان کے "یا اللہ مدد" کہنے سے انہیں خدا کی مدد حاصل ہو جائے گی اور جب اس قسم کے نعروں کے نتیجہ میں وہ خدا کی مدد کو آتا نہیں دیکھتے تو اپنی نادانی کی وجہ سے خدا سے ہی بدظن ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ عطا کی ہے اور معرفت سے بہرہ ور فرمایا ہے وہ اِس حقیقت سے پوری طرح باخبر ہوتے ہیں کہ نصرتِ الٰہی کے حصول کے لئے صبر اور دعا کے عملی تقاضوں کو پورا کرنا ضروری ہے۔ ان کا عمل ثابت کر رہا ہوتا ہے کہ وہ حصولِ نصرتِ الٰہی کی اِس بنیادی حقیقت سے آگاہ ہیں۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ نے ایسے لوگوں کی غلط ذہنیت کو آشکار کرنے کے لئے جو صبر اور دعا کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بہت تفصیل سے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ وہ کونسے لوگ ہیں جو "یا اللہ مدد" کے نعرے لگانے کے باوجود اللہ کی مدد سے محروم رہتے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"بندے کا صرف اپنے منہ سے خدا تعالیٰ کو یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مدد حاصل کرنے کے لئے پہلے ان (یعنی نصرتِ الٰہی کے) ذرائع پر عمل کرنا ضروری ہے۔ جو شخص گھبرا کر مایوس ہو جاتا ہے اور پھر یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اُس کی مدد کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے وہ اسکی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے نازل ہوں گے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص قربانیوں سے ہچکچاتا اور خدا تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دعا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر گڑگڑاتا نہیں اور اس کے باوجود اس کی معجزانہ تائید کا امیدوار رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دین کے معاملہ میں غیرت سے کام نہیں لیتا اور اس کی ترقی میں ممد نہیں ہوتا وہ دشمنوں کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص غرباء اور مساکین پر شفقت نہیں کرتا اور ان کی مشکلات کو دور کرنے میں ہاتھ نہیں بٹاتا وہ اپنی مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کی تائید حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ کے رسولوں پر درود نہیں بھیجتا ان کے لئے دعا نہیں کرتا اور ان کے احسانات کے شکریہ کا احساس اپنے دل میں نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

ترے اَن گنت جلوے دیکھے ہیں ہم نے

الٰہی بشر سے بشر دُو بدُو ہے
نہ جانے وہ کیوں اس قدر جنگجو ہے

نگہہ تُو ہی کر ہم پہ رحم و کرم کی
کہ بندوں پہ رحم و کرم تیری خُو ہے

نہیں کوئی معبود تجھ بن جہاں میں
شہنشاہِ ارض و سماوات تُو ہے

ہر اک شئے میں رخشندہ ہے تیرا پرتو
تجھی سے یہ بزمِ جہاں مُشکبُو ہے

ودیعت ہوا ہے جنہیں عشق تیرا
شب و روز ان کو تری جستجو ہے

ہیں پھر ابتلاؤں کے دن اہلِ حق پر
سپر بے بسوں بے نواؤں کی تُو ہے

ترے اَن گنت جلوے دیکھے ہیں ہم نے
عیاں تیری جبروت بھی کُو بکُو ہے

دل و جان محوِ شکیب و دعا ہیں
لبوں پر ترا قول لَا تَقْنَطُوْا ہے

طلب ہے تری خاص رحمت کی اب پھر
اِسی جستجو میں نگہہ چار سُو ہے

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از افاضات حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق باللہ

مرسلہ: مکرمہ نجیبۃ النساء صاحبہ دارالنصر غربی، ربوہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ و مطہرہ کا ہر پہلو اس شان سے کمال تک پہنچا ہوا ہے کہ ایک مختصر سے مضمون میں کسی ایک پہلو پر بھی مکمل طور پر اظہار خیال ممکن نہیں۔ آئیے! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے ساتھ عشق و محبت کے چند نظارے دیکھتے ہیں۔ قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہ کی کتاب سیرۃ النبیؐ سے استفادہ کر کے تحریر ہے۔

میں نے بہت آدمی دیکھے ہیں کہ ذرا عبادت کی اور مغرور ہو گئے۔ چند دنوں کی نمازوں یا عبادتوں کے بعد وہ اپنے آپ کو فرعون بے سامان یا فخر اولیاء سمجھنے لگتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ جو عبادات ہم نے کی ہیں گویا خدا تعالیٰ پر احسان کیا ہے۔ اور بہت ہی کم ایسے ہیں جو عبادت کے بعد بھی اپنی حالت پر قائم رہیں اور یہی نیکوں کا گروہ ہے۔ پھر سمجھ سکتے ہو کہ نیکوں کے سردار اور نبیوں کے سرتاج آنحضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہوگا۔

آپؐ تو کل خوبیوں کے جامع اور کل نیکیوں کے سرچشمہ تھے۔ آپؐ جس قدر خدا تعالیٰ کی بندگی بجا لاتے اتنی ہی ان کی آتش شوق تیز ہوتی اور آپؐ بجائے عبادت کر کے خدا تعالیٰ کو اپنا ممنون احسان بنانے کے خود شرمندۂ احسان ہوتے کہ الٰہی اس قدر توفیق جو عبادت کی ملتی ہے تو تیرے ہی فضل سے ملتی ہے۔ آپؐ کی عبادت ایک دور تسلسل کا رنگ رکھتی ہے۔ کچھ حصہ وقت جب عبادت میں گزارتے تو خیال کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس کام کی توفیق دی۔ اس احسان کا شکر بجا لانا ضروری ہے۔ اس جذبۂ ادائیگی شکر سے بے اختیار ہو کر کچھ اور عبادت کرتے اور پھر اسے بھی خدا تعالیٰ کا ایک احسان سمجھتے کہ شکر بجا لانا بھی ہر ایک کا کام نہیں جب تک خدا تعالیٰ کا احسان نہ ہو۔ پھر اور بھی شوق کی جلوہ نمائی ہوتی اور پھر اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ اور یہ راز و نیاز کا سلسلہ ایسا وسیع ہوتا کہ بارہا عبادت کرتے کرتے آپؐ کے پاؤں سوج جاتے۔ صحابہؓ عرض کرتے کہ "یا رسول اللہؐ! اس قدر عبادت کرنے کی آپؐ کو کیا حاجت ہے آپؐ کے گناہ تو معاف ہو چکے ہیں اس کا جواب آپؐ یہی دیتے کہ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ کہ پھر کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

اللہ اللہ! کیا اخلاص سے بھرا اور کیسی شکر گزاری ظاہر کرنے والا یہ جواب ہے اور کس طرح آپؐ کے قلب مطہر کے جذبات کو کھول کر بیان کرتا ہے۔

اس عبادت کے مقابلہ میں اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ آپؐ کس طرح کاموں میں مشغول رہتے اور یہی نہیں کہ رات کے وقت عبادت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور دن بھر سوئے رہتے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر اس تڑپ اور شوق کا پتہ نہ لگتا جو اس صورت میں ہے کہ دن بھر بھی آپؐ خدا تعالیٰ کے نام کی اشاعت اور اطاعت و فرمانبرداری کو رواج دینے کی کوشش میں لگے رہتے۔ خود پانچ اوقات میں امام ہو کر نماز پڑھاتے۔ وفود اور سفراء سے خود ملاقات کرتے اور ان کے مطالبات کے جواب دیتے۔ جنگوں کی کمان بھی خود ہی کرتے۔ صحابہؓ کو قرآن شریف کی تعلیم بھی دیتے، جج بھی خود تھے، عمال کا انتظام، بیت المال کا انتظام، ملک کا انتظام، دین اسلام کا اجراء، بیویوں کے حقوق کا ایفاء پھر گھر کے کام کاج میں شریک ہونا۔ یہ سب کام آپؐ دن کے وقت کرتے، اور ان کے بجا لانے کے بعد بجائے اس کے کہ چور ہو کر بستر پر جا پڑیں اور سورج نکلنے تک اس سے سر نہ اٹھائیں۔ بار بار اٹھ کر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے اور نصف رات کے گزرنے پر اٹھ کر وضو کرتے اور تن تنہا جب چاروں طرف خاموشی اور سناٹا چھایا ہوا ہوتا اپنے رب کے حضور میں نہایت عجز و نیاز سے کھڑے ہو جاتے اور اتنی اتنی دیر کھڑے رہتے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ:-

"ایک دفعہ میں بھی آنحضرتؐ کے ساتھ نماز کے لئے کھڑا ہو گیا تو اس قدر تکلیف ہوئی کہ قریب تھا کہ میں نماز توڑ کر بھاگ جاتا کیونکہ میرے قدم اب زیادہ بوجھ برداشت نہ کر سکتے تھے لیکن آپؐ کی ہمت اور جذبۂ محبت ایسا تیز تھا کہ باوجود پیری اور دن رات کام میں مشغول رہنے کے آپؐ عبادت میں اتنی دیر کھڑے رہتے کہ جوان آدمی رہ جاتے۔"

یہ عبادت کیوں تھی اور کس وجہ سے آپؐ یہ مشقت کرتے تھے۔ صرف اس لئے کہ آپؐ ایک شکر گزار بندہ تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام عمر یہ کوشش رہی کہ جس طرح سے بھی ہو سکے۔ لوگوں کی زبان پر خدا کا نام جاری کیا جائے۔ چنانچہ چھینک آنے پر، کھانا شروع کرتے وقت، پھر ختم ہونے کے بعد۔ سوتے وقت، جاگتے وقت، نماز کے بعد، کوئی بڑا کام کرتے وقت، بیت الخلاء جاتے اور آتے وقت۔ وضو کرتے وقت، غرضیکہ اکثر اعمال میں اپنے خدا تعالیٰ کے ذکر کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود فرماتے ہیں کہ:-

"مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ قرآن سناؤ۔ میں نے کہا کہ کیا میں آپؐ کو قرآن سناؤں؟ حالانکہ قرآن آپؐ پر ہی نازل ہوا ہے۔ فرمایا۔ کہ مجھے یہ بھی پسند ہے کہ دوسرے کے منہ سے سنوں۔ پس میں نے سورۃ النساء میں سے کچھ پڑھا یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا (ترجمہ) "پس کیا حال ہوگا جب ہر ایک امت میں سے ہم ایک گواہ لائیں گے اور تجھے بھی ان لوگوں پر بطور گواہ لائیں گے" اس پر آپؐ برداشت نہ کر سکے اور فرمایا۔ "بس کرو!" اور میں نے دیکھا کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔"

یہ کیا عشق ہے اور پھر کیسا ایمان ہے۔ ایسا بہادر انسان کہ جس کے سامنے بڑے بڑے بہادروں کی روح کانپتی تھی اور ان کی گردنیں جھک جاتی تھیں۔ وہ بہادر انسان جس کا نام سن کر بادشاہ خوف کھاتے تھے۔ جس کی ہمت بلند کے سامنے قیصر و کسریٰ کے ارادے پست ہو رہتے۔ وہ اپنے محبوب خدا تعالیٰ کا پیغام سن کر روتا ہے اور دل کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ زیادہ سننا گویا اس کی برداشت سے باہر ہے۔ کیا یہ بات مظہر قلب پر دلالت نہیں کرتی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک محبت کا دریا اس کے سینے میں بہہ رہا تھا۔ اور عشق کی آگ اس کے اندر بھڑک رہی تھی۔ وہ ایسا مبارک وجود۔ مہذب سے مہذب روحوں کے لئے ایک نمونہ تھا۔ وہ پاک وجود خدا تعالیٰ میں بالکل محو ہی ہو گیا تھا۔ اور اس کی نظر میں سوائے اس وحدہٗ لاشریک کے کوئی اور جچتا ہی نہ تھا۔ جب وفات کا وقت آیا۔ تب بھی بجائے کسی دنیاوی غرض یا مطلب کی طرف متوجہ ہونے کے خدا ہی کی یاد آپؐ کے سینہ میں تھی۔ اور جن کو چھوڑ چلے تھے ان کی فرقت کے صدمہ کی بجائے جس سے ملنا تھا اس کی ملاقات کی تڑپ تھی۔ اور زبان پر اگر کوئی فقرہ جاری ہے تو یہی کہ:-

"اِلَی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ اِلَی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔"

کہ میں عرش معلیٰ پر بیٹھنے والے اپنے مہربان دوست کی طرف جاتا ہوں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:-

"مرض الموت میں حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد جب نماز شروع ہوئی تو آپؐ نے مرض میں کچھ خفت محسوس کی۔ پس آپؐ نکلے کہ دو آدمی آپؐ کو سہارا دے کر لے جا رہے تھے۔ شدت درد کی وجہ سے قدم زمین سے چھوتے ہوئے جاتے تھے۔ لیکن آپؐ نے مسجد میں جا کر نماز ادا کی۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کیسی ہی خطرناک بیماری ہو خدا تعالیٰ کی یاد نہ بھلاتے۔ عام طور پر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ ذرا تکلیف ہوئی اور سب عبادتیں بھول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئیں۔ لیکن ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حال تھا کہ معمولی بیماری تو الگ رہی اس مرض میں کہ جس میں آپؐ فوت ہوگئے۔ اور جس کی شدت کا یہ حال تھا کہ آپؐ کو بار بار غش آتے تھے لیکن جب نماز شروع ہوگئی تو آپ برداشت نہ کر سکے کہ آپ خاموش بیٹھے رہیں۔

ذکر الٰہی آپؐ کی غذا تھی اور اس کے بغیر آپؐ اپنی زندگی میں کوئی لطف نہ پاتے تھے۔ اسی کی طرف آپؐ نے اشارہ فرمایا ہے کہ:۔

"جن چیزوں سے مجھے محبت ہے ان میں سے ایک قرۃ العین فی الصلوٰۃ ہے۔"

کہ نماز میں میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

شریعت کے لحاظ سے آپؐ کا نماز باجماعت پڑھنا یا مسجد میں آنا کوئی ضروری امر نہ تھا۔ کیونکہ بیماری میں شریعت اسلام کسی کو ان شرائط کے پورا کرنے پر مجبور نہیں کرتی۔ لیکن یہ عشق کی شریعت تھی۔ یہ محبت کے احکام تھے۔ آپؐ کو ذکر الٰہی سے جو محبت تھی۔ وہ مجبور کرتی تھی کہ خواہ کچھ بھی ہو آپؐ ہر ایک تکلیف برداشت کر کے تمام شرائط کے ساتھ اپنے پیارے کی یاد کریں۔ اس محبت کی رو سے آپؐ کب برداشت کر سکتے تھے کہ لوگ اپنے اس پیارے رب کو چھوڑیں۔ چنانچہ آپؐ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت کا ذکر کرتے اور لوگوں کو بتاتے کہ دنیاوی بادشاہوں کی اطاعت کے بغیر انسان سکھ نہیں پا سکتا تو پھر اس قادر مطلق کی نافرمانی پر کب سکھ پا سکتا ہے جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کا آپؐ ذکر فرماتے۔ آپؐ کی طبیعت میں جوش پیدا ہو جاتا اور یوں معلوم ہوتا کہ آپؐ کے جسم پر اندر کی طرف سے بھی اور باہر کی طرف سے بھی کلی طور پر خدا تعالیٰ کی محبت نے قابو پا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں آپؐ کو سادگی اس قدر پسند تھی کہ مسجد میں جس کے فرش پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ آپؐ نماز پڑھتے اور لوگوں کو پڑھاتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بارش کی وجہ سے چھت ٹپک پڑتی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم گارے اور پانی سے لت پت ہو جاتا۔ مگر آپؐ برابر عبادت میں مشغول رہتے اور آپؐ کے دل میں ذرہ بھی احساس پیدا نہ ہوتا کہ اپنے جسم اور کپڑوں کی حفاظت کی خاطر آپؐ اس وقت کی نماز ملتوی کر دیں یا کسی دوسری جگہ پر جا کر نماز پڑھ لیں۔

متقی کی علامات

حضرت اقدس فرماتے ہیں:

"پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے جیسا کہ فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا مِّنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (الطلاق: ۴) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہو۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ناکارہ ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز صحیح نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے موقعہ سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمٰن نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رستہ جوڑ لیگا۔"

(الفاخ قدسیہ صہ ۵)

طلباء اپنے نتائج کی اطلاع حضور ایدہ اللہ کو دیں

"تو جان ما منور کردی از عشق
فدایت جانم اے جان محمدؐ"

(ماخوذ از سیرۃ النبی صہ ۴۹ / ۵۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى عَدُوٍّ يَّتَجَهَّمُنِيْ اَمْ اِلٰى قَرِيْبٍ مَّلَّكْتَهٗ اَمْرِيْ۔ اِنْ لَّمْ تَكُنْ سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا اُبَالِيْ غَيْرَ اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ۔ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَاَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ اَوْ تُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

(الجامع الصغیر الجزء الاول صہ ۵۶-۵۷)

ترجمہ:۔

"اے میرے اللہ! میں اپنی طاقت کی کمزوری، اپنی تدبیر کی کوتاہی اور لوگوں کی نظروں میں اپنے حقیر ہونے کی شکایت تیرے حضور ہی کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین! تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے، کیا ایسے دشمن کے جو مجھے دیکھ کر منہ بناتا ہے یا کسی قریبی کے۔ کہ تو اُسے میرے معاملے کا مالک بنا دیتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو مجھ پر ناراض نہ ہو تو مجھے کسی اور کی پرواہ نہیں ہے۔ ہاں تیری عافیت میرے لیے بہت وسیع ہے۔ اے اللہ! میں تیرے وجہ کریم کے اس نور کی پناہ میں آتا ہوں جس سے آسمان اور زمین روشن ہو گئے ہیں اور جس کے باعث تمام تاریکیاں چمک اٹھی ہیں اور دنیا و آخرت کے سارے معاملات کی اصلاح اسی پر موقوف ہے۔ میں اس نور کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ تو مجھ پر اپنے غضب کو نازل فرما دے یا تو اپنی ناراضگی کو مجھ پر وارد کرے۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ تیرے سوا کوئی دُکھ دُور نہیں کیا جا سکتا اور نہ کسی نیکی کے بجا لانے کی طاقت ہوتی ہے۔"

(مرسلہ: مکرم سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

یوم تحریک جدید کے بارے میں ایک خوشکن رپورٹ

مکرم میر تسنیم احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید پشاور شہر تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے پیارے امام ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۶ اپریل کو یوم تحریک جدید منایا۔ اس دن تمام تنظیموں کے عہدہ داروں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ تجدید کے مطابق تمام افراد کو تحریک جدید میں شامل کریں۔ نیز وعدہ جات کو معیاری طور پر پیش کرنے کی کوشش کریں۔

معاونین خصوصی کی تعداد میں نمایاں اضافہ کیا گیا۔ دس مرحومین کے کھاتے بحال کرائے گئے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں پشاور شہر نے اپنے وعدہ جات گزشتہ سال کی نسبت ۶۶ فی صد اضافہ سے پیش کرنے میں بفضل خدا کامیابی حاصل کر لی ہے۔

قارئین کرام سے جملہ عہدہ داران اور ان سے تعاون کرنے والے مخلصین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاحِ نفس کیلئے خدا تعالیٰ کا خوف اور محاسبہ کا ڈر کارگر نسخہ ہے

(مکرم غلام رسول صاحب اعوان ۔ بلاک دی ڈیرہ غازیخان)

انسان دو خطرات میں گھرا ہوا ہے ۔ ایک ماضی کا خطرہ اور دوسرا مستقبل کا ۔ ماضی کا خطرہ تو یوں ہے ۔ کہ جب وہ سنِ شعور کو پہنچتا ہے اور مرنے والوں کو دیکھتا ہے تو سوچتا ہے ۔ کہ آخر میں نے بھی مرنا ہے اور اپنے ربّ کے سامنے پیش ہونا ہے ۔ لیکن اس کی ساری زندگی تو گناہوں میں گزر گئی ہے ۔ کوئی نیک عمل نہیں ہوا ۔ اور اگر کوئی نیک عمل کیا بھی ہے تو معلوم نہیں وہ قابلِ قبول بھی ہے یا نہیں ۔ پھر مستقبل کا خطرہ یوں ہے ۔ کہ اُسے زندگی میں اتنی مزید مہلت بھی ملتی ہے یا نہیں کہ وہ اپنے گناہوں کی تلافی کر سکے ۔ اور نیک عمل کر کے اپنے خدا کو راضی کر سکے ۔ اسی سوچ میں وہ دل گرفتہ اور بے چین ہو جاتا ہے ۔ اور سوچتا ہے کہ وہ کیا کرے ۔ اس کی فطرت اسے مجبور کرتی ہے کہ اسے جو کچھ کرنا ہے حال ہی میں کرے ورنہ پچھتائے گا ۔

حدیثِ نبوی ہے کہ حَاسِبُوا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا ۔ اپنا محاسبہ کرو ۔ پیشتر اس سے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے ۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان نے اپنی ساری زندگی کے اعمال و کردار کا اپنے ربّ کو حساب دینا ہے ۔ اور اسی کے مطابق اس سے معاملہ کیا جائے گا ۔ اگر اس کے اچھے اعمال وزن میں بڑھ گئے ۔ تو وہ جنت کا مستحق ہو جائے گا ۔ اور اگر بُرے اعمال زیادہ ہو گئے ۔ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے جہنم میں ڈالا جائے گا ۔ بہر حال اُسے بے حساب نہیں چھوڑا جائے گا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم ہر روز اپنا محاسبہ کرتے رہو ۔ اور دیکھو کہ ہمارا قدم نیکیوں میں بڑھ رہا ہے یا بدیوں کی طرف جا رہا ہے ؟ اگر نیکیوں میں بڑھ رہا ہے تو بہت اچھی اور مبارک بات ہے ۔ خدا کا شکر کرو اور اُس سے مزید نیک اعمال کی توفیق چاہو ۔ اور اگر بدیوں کی طرف جا رہا ہے تو اپنے نفس کو ملامت کرو اور وہ ذرائع سوچو جن سے تم برائیوں سے بچ جاؤ ۔ توبہ استغفار اور رجوع الی اللہ سے اس کی تلافی کرو یہ اتنی زریں اور قابلِ قدر نصیحت ہے کہ اگر انسان اس پر عمل کرتا رہے تو دنیا اور آخرت میں حیاتِ طیبہ کا وارث بن سکتا ہے ۔ مگر ہم میں سے کتنے ہیں جو اس پر کرتے ہیں ۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کو دنیا اور اس کی دلفریبیوں نے اس قدر مصروف رکھا ہے کہ اس کو اپنے نفس کے محاسبہ کا نہ موقع ملتا ہے اور نہ فرصت وہ دنیا کمانے اور اس کی آسائش ڈھونڈنے میں اس قدر منہمک ہو گیا ہے کہ اب اس کے دماغ میں کوئی اور بات ہے ہی نہیں ۔ اس نے اپنی ضروریات کے علاوہ اپنی خواہشات کو اتنا بڑھا لیا ہے کہ وہ اب اس کو چھوڑنے پر راضی نہیں ۔ وہ ان کی تکمیل کو ہی اپنا مقصدِ حیات سمجھتا ہے اور آٹھوں پہر اُسے یہی لگن بے چین کر رہی ہے ۔ وہ اپنا معیارِ زندگی بلند کرنے کی فکر میں ہے ۔ حالانکہ اسے اپنا معیارِ انسانیت بلند کرنا تھا ۔ شیطان نے اس کے نفس کو صحیح راستہ سے بھٹکا دیا ہے ۔ اب وہ اپنی خواہشات کی تکمیل میں سرگرداں ہے یاد رکھو کہ دنیا کی محبت تو برائیوں کا سرچشمہ ہے ۔ اور خوفِ خدا ہر نیکی کا زینہ ہے ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اگر ہماری توجہ دنیا کی طرف سے ہٹا کر دین کی طرف کر دی ہے ۔ اور فرمایا ۔ کہ تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو یعنی ہر کام اور ہر عمل جو دُنیا میں تم کرتے ہو اس میں سوچ لو ۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا تو نہیں اگر اس کے حکم کے خلاف ہے تو اس کو چھوڑ دو ۔ اگر اس کی رضا کے مطابق ہے تو اس میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو اور ہر روز اپنا محاسبہ کرتے رہو ۔ کہ ہمارا قدم نیکیوں کی طرف بڑھ رہا ہے یا بدیوں کی طرف ۔ اور اپنے نفس کو جگاتے رہو کہ وہ ہوشیار رہے اور اس بات کو جان لے کہ ایک دن اُس نے اپنا حساب مالکِ یوم الدین کو دینا ہے ۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو حساب دینا کوئی آسان اور سہل امر نہیں انسان کس کس عمل کا حساب اپنے ربّ کو دے سکتا ہے ۔ درحقیقت ہم سوچیں تو ہمارا ایک عمل بھی ایسا نہ نکلے گا جو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص ہو اور اس میں نفس کی ملونی نہ ہو ۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ اور عارف باللہ تھے ۔ جب ان کی وفات ہوئی تو ایک بزرگ نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا ۔ کہنے لگے کہ جب میں پیش ہوا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جنید تو ہمارے لیے کونسا عمل لایا ہے ۔ میں نے عرض کی پروردگارا عمل تو کوئی نہیں لایا ۔ البتہ ایک بات ہے کہ میں نے ساری عمر شرک نہیں کیا ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ کہ کیا تو سچ کہتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جب تیرا یوم اللبن تھا اور تو نے دودھ زیادہ پی لیا تھا اور کہا تھا کہ اسکی وجہ سے پیٹ میں درد رہتا ہے ۔ تو نے دودھ کو خدا سمجھ لیا تھا اور خدا کی طرف سے جو فاعلِ حقیقی تھا نظر اُٹھ گئی تھی ۔ میں نے شرم سے گردن جھکا لی اور کہا واقعی میرا قصور تھا ۔ "میں یکسر خطا ہوں ۔ تو یکسر عطا ہے" تو دیکھو ۔ کتنا نازک معاملہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ جس طرح نکتہ نواز ہے ۔ نکتہ گیر بھی ہے ۔ نجانے وہ ہمیں کس لغزش میں پکڑ لے ۔ پس مقامِ خوف ہے ۔ انسان اللہ تعالیٰ کو حساب دے سکتا ہی نہیں ۔ حقیقت میں ہمارا کوئی عمل نفس کی ملونی سے پاک نہیں ۔ نیز شیطان ہمارے تمام نیک اعمال کو گندہ کرتا رہتا ہے اب بخشش صرف اس کے رحم و کرم پر ہے ۔ دوسری کوئی صورت نہیں ۔ لیکن اس کی رحمت کو جوش میں لانے کے لیے خوف اور خشیت کی ضرورت ہے اور صرف یہی ذریعۂ نجات ہو سکتی ہے اگر ہم دل میں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا کریں اس کی نافرمانی سے بچتے رہیں ۔ تضرع اور زاری کو شعار بنا لیں تو ہم اس کی رحمت کو جوش میں لا سکتے ہیں ۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ "عاجزی کو اپنا شعار بنا لو اور رونا اپنی خصلت بنا لو کیونکہ رونے والوں پر اُسے بہت رحم آتا ہے" ۔

ایک بزرگ فتح موصلی گزرے ہیں ۔ وہ بہت رویا کرتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کہ اے فتح ! تو کیوں رویا کرتا تھا ۔ کہا خدایا اپنے گناہوں کے ڈر کی وجہ سے روتا رہتا تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اے فتح ! ہم نے بھی تیرے مؤکل فرشتوں کو حکم دے رکھا تھا کہ تیرے گناہ نہ لکھے جائیں اور یہ سب تیرے رونے کی وجہ سے تھا پس اپنے گناہوں پر رونا اکسیر ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو زاہدوں کے تسبیح اور مصلّے سے گنہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا زیادہ پسند ہے ۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ جو خدا سے ڈرتا ہے ۔ خدا بھی اُس سے حساب لیتے ہوئے شرماتا ہے ۔ پس ہمیں چاہیئے کہ اپنے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کریں اس کی عظمت اور جلال سے ڈریں اور اپنے گناہوں کو آنسوؤں کے پانی سے دھو دیں ۔ اگر یہ ہو جائے تو بیڑا پار ہے ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خوفِ خدا کے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے ۔ سیرت میں آیا ہے کہ اُن کی ایک کنیز تھی ۔ وہ ایک دن سو کر اُٹھی تو عرض کیا امیر المومنین ! رات میں نے ایک نہایت ہی عجیب و غریب خواب دیکھا ہے ۔ فرمایا بیان کرو ۔ کنیز نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا دوزخ کو سلگایا گیا اور اس پر پل صراط رکھا گیا اور فرشتے خلفائے راشدین کے بعد کے خلفاء لائے ۔ سب سے پہلے خلیفہ عبدالملک بن مروان کو لائے ۔ اور پُل صراط پر چلنے کا حکم ہوا ۔ وہ تھوڑی دور چلا تھا کہ دھم سے دوزخ میں گر پڑا ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز یہ سنکر بے تاب ہو گئے ۔ اور فرمایا ۔ جلد بیان کرو ، پھر کیا ہوا ۔ اس نے عرض کی اس کے بعد ولید بن عبدالملک کو لائے ۔ وہ بھی حسب سابق پُل صراط سے گر کر دوزخ میں جا پڑا ۔ اب حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بیقراری اور بھی بڑھ گئی ۔ اور فرمایا آگے بیان کرو پھر کیا ہوا اس نے عرض کی یا امیر المومنین پھر آپ کو لایا گیا ۔ کنیز اتنا کہنا پائی تھی کہ حضرت عمر نے ایک نعرہ مارا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے کنیز چلاتی رہی ۔ خدا کی قسم میں نے دیکھا آپ سلامتی سے گزر گئے ۔ مگر حضرت زمین پر لوٹ رہے تھے اور خدا کے خوف سے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے اب سُننے کا ان کو یارا نہ تھا ۔ تو دیکھو کہ خوفِ خدا اور حساب کتاب کا ڈر ان پر کتنا مستولی تھا ۔

خلافت سے پہلے وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کرتے تھے ۔ لیکن جب خلافت پر متمکن ہوئے تو دن خلافت کے کام میں اور رات مصلّے پر گزر جاتی تھی ۔ بے اختیار روتے تھے اور بخشش کی طلب کرتے تھے ۔ خدا تعالیٰ نے بھی اُن سے احسان کا معاملہ کیا ۔ اور اوّل صدی کا مجدد بنا دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس یہ حقیقت ہے کہ انسان خوف ہی سے بُرائیاں دور کر سکتا ہے ۔ اگر اس کو اپنی جان کا خطرہ ہو تو اپنی ضروریات کو بھی ترک کر دیتا ہے ۔ مثلاً اگر کسی کو ڈاکٹر کہے کہ تجھے ذیابیطس کا مرض ہے شکر استعمال کرے گا تو مر جائے گا تو وہ شکر چھوڑ دیگا ۔ یا مثلاً کسی عدالت میں پیشی ہو اور غیر حاضری سے قید ہو جانے کا خطرہ ہو تو کبھی غیر حاضر نہ ہوگا بلکہ وقت سے پیشتر کمرہ عدالت میں حاضر ہوگا ۔ یہی صورت انسانی نفس کے ساتھ ہے ۔ نفس پر قابو پانے کے لیے خدا تعالیٰ کا خوف اور محاسبہ کا ڈر ہی کارگر نسخہ ہے پس ہمیں چاہیئے کہ ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہیں ۔ دل میں خدا کا خوف اور خشیت پیدا کریں ۔ گناہوں سے بچیں ۔ نافرمانی کی زندگی نہ گزاریں ۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن مر کر خدا کے حضور پیش ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے حسن رہتاسی کے مندرجہ ذیل اشعار ہر وقت مدِ نظر رکھیں ۔ کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے ؎

کام جو کرنا ہے کر لو روشنی میں جلد جلد
کیا خبر چھپ جائے کس کا آفتابِ زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت ختم ہونے پر پرچہ چھین لیں گے ممتحن
ٹھیک کر لو وقت پر اپنا حساب زندگی
یاد رکھو دوستو ہوگی خدا کے سامنے
اک نہ اک دن پیش یہ سب کی کتاب زندگی
ایک دن تارِ نفس تیرا بھی ٹوٹے گا حسنؔ
چپ رہے گا تا قیامت یہ رباب زندگی۔

اظہارِ تشکر

خاکسار کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منشی خان صاحب مرحوم سیکھوانی بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۸۴ء وفات پا گئی تھیں۔ والدہ مرحومہ کی وفات پر بہت سے عزیز و اقارب اور دیگر احباب جماعت نے خود تشریف لا کر اور خط و کتابت کے ذریعہ تعزیت کا اظہار فرمایا ہے۔ میں ان سب کا ممنون ہوں۔
جزاھم اللہ احسن الجزاء
(محمد یوسف ناصر واقف زندگی
تحریک جدید کوارٹر ۵۳ ربوہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بیٹی سیدہ حامدہ بشریٰ کا نکاح سید افتخار حسین صاحب ابن سید محمد حسن شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ مورخہ ۴ اپریل ۱۹۸۴ء کو محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم نے پڑھا اور اسی روز رخصتانہ عمل میں آیا۔
نیز خاکسار کے بیٹے سید لطف الرحمٰن صاحب کا نکاح امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب ۱۷ دارالعلوم غربی کے ساتھ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۸۴ء بعد نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔
(عبدالغنی شاہ عطا منزل ۱۱/۳۵
ٹیکری ایریا۔ ربوہ)

گمشدہ تکیہ و کھیس

دارالعلوم غربی سے نظارت امور عامہ آتے ہوئے سائیکل سے ایک تکیہ اور کھیس کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو براہ کرم درج ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔
(محمد نواز مومن کارکن دفتر بہشتی مقبرہ
دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

سوانح محترم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم

محترم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم نے اپنی نوجوانی میں ہندو دھرم ترک کر کے احمدیت قبول کر کے بہت بڑی قربانی کی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور انہیں دینی علم حاصل کر کے عمر بھر خدمت احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔
ایسے مجاہدین تاریخ احمدیت کا قیمتی سرمایہ ہیں جن کے حالاتِ زندگی اور کارنامے محفوظ کرنا آئندہ نسلوں کے لئے بہت مفید ہیں۔
ان کی سوانح مرتب کرنے کے لئے واقف کار احباب ازراہ کرم ان کے بارہ میں اپنے تاثرات وغیرہ خاکسار کو ارسال فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
(ملک صلاح الدین۔ معرفت نظارت خدمت درویشان۔ ربوہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

جماعتی عہدیداروں کی ذمہ داری

الفضل تمام جماعتی اداروں کا واحد مشترکہ پرچہ ہے۔ اس لئے ہر ذیلی تنظیم اور جماعتی تنظیم پر اس کی اشاعت بڑھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ میں ہر عہدیدار کی خدمت میں ادب سے گزارش کرتا ہوں کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانے کے کٹھن کام میں ادارہ الفضل کی مدد کریں۔ آپ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اللہ آپ کو جزاء دے اور اپنے امام کی خوشی کے وارث ہوں۔ آمین
(مینیجر الفضل)

— (بقیہ اداریہ صفحہ ۲) —

ہوتا جو شخص عبادت اور خدمتِ دین کے لئے اپنی ساری عمر وقف نہیں کرتا۔ وہ قربِ الٰہی کے اعلیٰ مدارج پانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ پھر باوجود ان سب باتوں پر عمل کرنے کے جو شخص یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا اور اپنے عمل پر اتراتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا"
(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۸۶)

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اہلِ حق کو اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے لیکن اس کی یہ نصرت اُن اہلِ حق کے ہی شاملِ حال ہوتی ہے جو جملہ احکام الٰہی پر عمل پیرا ہونے کا خاص التزام کرتے ہیں، جملہ عبادات بجا لاتے اور خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتے ہیں اور اس راہ میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتے ہیں اور جملہ ذمہ داریوں کو خاص تعہد سے ادا کرتے ہیں، اللہ کے رسولؐ پر درود بھیجتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی جناب میں رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت بناتے ہیں اور پوری جدوجہد سے کام لینے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ نیز غرباء اور مساکین سے خاص شفقت سے پیش آتے ہیں اور ان کی تکالیف دور کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم عمل و کردار کے لحاظ سے اپنے اس امتیاز کو نہ صرف برقرار رکھیں بلکہ پہلے سے آگے قدم بڑھا کر اسے نمایاں سے نمایاں تر کرتے چلے جائیں تا ہمارا مجیب اور قادر و عزیز خدا ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جائے اور ہمارے لئے عجائب کام دکھلا کر دنیا پر آشکار کر دکھائے کہ دنیا کے دھتکارے ہوئے اُس کے بے بس اور بے سہارا بندے اُس کے ہیں اور وہ ان کا ہے اور جن کا خدا ہو وہ ہزاروں بلاؤں میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود بھی بے خوف اور بے غم ہوتے ہیں۔

بقیہ:۔ ارشاداتِ عالیہ صفحہ ۱ سے آگے

ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے اور جو کام آگ سے لیتے ہیں وہ اس سے بھی لے لیتے ہیں مگر جب اسی پانی کو آگ کے اوپر گرایا جائے تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے کیونکہ ذاتی صفت اس کی آگ کو بجھانا ہے وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی روح نفسِ امّارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیوں نہ ہو مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کریگی اور اس کے اوپر گرے گی تو اسے مغلوب کر کے چھوڑیگی"
(ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۸۹-۲۹۱)

دُعائے مغفرت

خاکسار کے چچا مکرم چوہدری نظام الدین صاحب ماہل پوری بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۸۴ء محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
اسی روز نماز مغرب کے بعد مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے البیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب نے دعا کرائی۔
مرحوم کی عمر ۷۷ سال تھی۔ مرحوم مستقل طور پر فیصل آباد میں رہائش پذیر تھے چند ماہ قبل ربوہ میں مکان خرید کیا تھا اور اب وہیں رہائش رکھتے تھے۔
احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(میاں مبارک احمد الصاف کمپنی غلہ منڈی فیصل آباد)

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کا حضور ایدہ اللہ کی تحریک پر والہانہ لبیک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک پر جن احباب اور بہنوں نے جلسہ سالانہ کی دیگوں کے لئے عطایا کا وعدہ فرمایا ہے یا نقد ادائیگی فرمادی ہے ان کے اسماء کی تیسری فہرست بغرض دعا شائع کی جارہی ہے۔ (افسر جلسہ سالانہ)

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب آف لندن	ایک دیگ		ادائیگی ہو چکی ہے
۲۔ " شیخ عبدالرشید صاحب شرما آف شکارپور بمعہ بچگان	"		—"—
—"— منجانب والدین، اہلیہ مرحومہ	"		
۳۔ محترمہ بیگم قمر عطاء اللہ صاحب مرحوم منجانب والدہ، خالہ صاحبہ	"		ادائیگی ہو چکی ہے
—"— " قمر عطاء اللہ صاحب مرحوم	"		—"—
۴۔ " رابعہ زاہدہ صاحبہ بی۔ ایڈ منجانب دادا محترم نعمت اللہ گوہر صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ	ایک دیگ		—"—
۵۔ " والدہ عبدالواسع خان صاحب سول لائن گوجرانوالہ	"		—"—
۶۔ مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب ریٹائرڈ جج معہ اہلیہ صاحبہ تلونڈی عنایت خاں سیالکوٹ	دو دیگ		—"—
۷۔ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بابو عبدالحمید صاحب جھنگ	ایک دیگ		—"—
۸۔ " زاہدہ پروین صاحبہ دختر مرزا کرم دین صاحب جہلم	"		—"—
۹۔ ←——→	"		—"—
۱۰۔ مکرم مبشر احمد صاحب ناصر منجانب مبارک احمد صاحب ارشاد کراچی	"		—"—
۱۱۔ " عبدالحلیم صاحب ابن چوہدری عبدالمجید صاحب بمعہ والدہ محترمہ کراچی	"		—"—
۱۲۔ " چوہدری عبدالمجید صاحب بمعہ والدہ محترمہ	"		—"—
۱۳۔ " سردار رفیق احمد صاحب آف بہاولپور	"		—"—
۱۴۔ محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ربوہ	"		—"—
۱۵۔ مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب بلہی چک ۵۶/۴-R بہاولنگر	"		
۱۶۔ " مسعود احمد صاحب بھٹی منجانب والد صاحب محترم لاہور	"		
۱۷۔ " چوہدری محمد شفیع صاحب و اہلیہ محترمہ دارالرحمت شرقی ربوہ	"		
۱۸۔ " حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا۔	"		ادائیگی ہو چکی ہے
۱۹۔ محترمہ ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ بیگم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب، والدین مرحومین	دو دیگ		—"—
۲۰۔ " آمنہ قمر آراء بیگم صاحبہ منجانب والد مرحوم مولوی محمد الدین صاحب سابق صدر صدر انجمن احمدیہ و والدہ محترمہ	ایک دیگ		—"—
۲۱۔ " ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا خان صاحب سرگودھا	"		—"—
۲۲۔ مکرم چوہدری مجید احمد صاحب بھٹی	"		—"—
۲۳۔ لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ سرگودھا	چار دیگ		
۲۴۔ مکرم چوہدری خادم حسین صاحب ورڈ انچ سرگودھا۔	ایک دیگ		
۲۵۔ " ملک گلزار احمد صاحب ٹھیکیدار	"		
۲۶۔ " چوہدری عطاء اللہ خاں صاحب ایڈووکیٹ	"		
۲۷۔ " خان عبدالستار خاں صاحب	"		ادائیگی ہو چکی ہے
۲۸۔ محترمہ امۃ اللہ جان صاحب (مسز اشرف)	"		—"—
۲۹۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب زاہد از طرف والد صاحب	"		
۳۰۔ " اختر حسین صاحب	"		
۳۱۔ " سید اویس احمد جنود صاحب	"		
۳۲۔ " چوہدری محمد منیر طارق صاحب	"		
۳۳۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ منجانب چوہدری بہادر بخش صاحب رشید احمد صاحب سرگودھا	"		
۳۴۔ مکرم جی۔ ایم واٹے پٹیل کراچی	"		
۳۵۔ " محمد یوسف ناصر صاحب اسلام آباد	"		
۳۶۔ " محمد رفیع صاحب ناصر (ناصر دواخانہ) ربوہ	"		
۳۷۔ " فیض احمد صاحب منڈی بہاؤالدین	"		ادائیگی ہو چکی ہے

دفتر اوّل کے مجاہدین کی قربانیوں کا اجراء

(۱)	مکرم میاں محمد عالم صاحب مرحوم بذریعہ بیگم احمد صاحبہ (بنت خود) راولپنڈی	۹۲ روپے
(۲)	" یوسف علی صاحب چٹاگانگ (بنگلہ دیش)	۷۰۷ "
(۳)	" ملک محبوب عالم صاحب بذریعہ فخر اقبال صاحب شبلی (کھاریاں) (پسر خود)	۳۶۶ "
(۴)	" ملک حبیب اللہ صاحب مرحوم لاہور۔ بذریعہ محمود احمد صاحب سعید وکالت مال	۱۲۴ "
(۵)	" ملک محمد شفیع صاحب مرحوم فیصل آباد " " " "	۳۷۴ "
(۶)	محترمہ زینب بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم لاہور	۲۵۰ "
(۷)	مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب مرحوم ہاگورا وزیر آباد (بذریعہ سعادت عبداللہ صاحب پسر خود)	۸۱۰-۵۰ "
(۸)	" شیخ کلیم الرحمان صاحب مرحوم ربوہ بذریعہ لطیف الرحمان صاحب (پسر خود)	۱۴۴ "
(۹)	مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ کلیم الرحمان صاحب " " "	۱۹۴ "
(۱۰)	مکرم مستری غلام محمد صاحب مرحوم دوالمیال ضلع جہلم بذریعہ شمع عنبرین (پوتی خود)	۲۳۷ "
(۱۱)	" شیخ فیض الرحمان صاحب مرحوم سابق انسپکٹر بیت المال بذریعہ شیخ عبدالمنان صاحب تحریک جدید	۲۸۰ "
(۱۲)	" ملک محمد عبداللہ صاحب پنشنر سانگلہ ہل بذریعہ ناصر محمود (پوتا خود)	۶۵۲ "
(۱۳)	" کیپٹن غلام محمد صاحب مرحوم بذریعہ ملک ممتاز احمد صاحب دوالمیال (پوتا خود)	۱۰۸۰ "
(۱۴)	محمد جان صاحب مرحوم دادا احمد جان صاحب مرحوم والد زینب النساء بیگم صاحبہ والدہ منجانب ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب (مظفر گڑھ)	۱۲۳۱ "
(۱۵)	" ڈاکٹر سراجدین صاحب مرحوم سیالکوٹ چھاؤنی بذریعہ سلیم احمد صاحب (پسر خود)	۵۰۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

بیرون پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مندرجہ ذیل مزید احباب نے تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی میں شمولیت کی سعادت پائی ہے۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین!

صف اوّل:

(۱) ٹائیگر احمد صاحب مع اہل و عیال برما۔ ۸۲۰ کیاٹ
(۲) ہارون الرشید صاحب برما ۱۳۰۰ کیاٹ
(۳) شیخ داؤد احمد صاحب " ۱۰۰۰ "
(۴) محمد خالد فاروقی صاحب ۱۲۸ پونڈ
(۵) ظہیر انور فاروقی صاحب ۱۱۸ پونڈ

صف دوم:

(۱) الیس ڈی یٹین صاحب برما۔ ۵۳۰ کیاٹ
(۲) کم محمود صاحب برما ۵۲۰ کیاٹ
(۳) الیس ایم فاروق صاحب " ۵۲۰ "
(۴) شیخ عبدالرحمان صاحب " ۵۲۰ "
(۵) الیس اے فارق صاحب " ۵۲۰ "
(۶) مسز منور زاہد صاحب سوئٹزرلینڈ ۲۰۰ فرانک
(۷) عبدالمجید صاحب آف آسٹریا ۲۵ شلنگ

(وکیل المال ثانی) تحریک جدید

خط و کتابت کرتے وقت سچٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں صدارتی آرڈیننس کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہو رہی

بعض مولوی صاحبان کے بیانات کا مقصد صرف سرکاری مشینری کو مرعوب کرنا ہے:

اشتعال انگیزی اور فتنہ طرازی ختم کرنے کیلئے بروقت کارروائی کی جائے: امور عامہ کا پریس ریلیز:

ربوہ ۱۵ مئی۔ نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ایک پریس ریلیز میں مولوی منظور احمد چنیوٹی کے ان الزامات کی تردید کی ہے کہ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں جماعت احمدیہ کے بارے میں صدارتی آرڈیننس کی کسی قسم کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ قبرستانوں میں قبروں کے کتبوں پر ایسے تمام الفاظ مٹا دیئے گئے ہیں جو آرڈیننس کی زد میں آتے ہیں۔ اور یہ امر خود مقامی سرکاری انتظامیہ بھی قبرستانوں میں آکر چیک کر چکی ہے اور اپنی تسلی کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ ربوہ میں افواہیں بھی نہیں ہو رہیں اور انتظامیہ اس کی شاہد ہے۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مولوی منظور احمد صاحب چنیوٹی اور بعض دوسرے مولوی صاحبان کے بیانات کا مقصد صرف سرکاری مشینری کو مرعوب کرنا اور جماعت احمدیہ کے بارے میں ان پر غلط دباؤ ڈالنا ہے۔

پریس ریلیز میں اس الزام کی بھی تردید کی گئی ہے کہ پولیس کے لئے خورونوش کا انتظام جماعت احمدیہ کر رہی ہے اور اس وجہ سے پولیس ملازمین حکومت کو درست رپورٹیں ارسال نہیں کرتے۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ مولوی چنیوٹی کا یہ مطالبہ کتنا مضحکہ خیز ہے کہ جماعت احمدیہ کے قبرستانوں اور سجدہ گاہوں سے پہرہ ختم کر دیا جائے۔ جبکہ یہ دھمکیاں بھی ساتھ ہی دی جا رہی ہیں کہ احمدیوں کی قبروں کو مسمار کر دیا جائے گا اور عبادت گاہوں پر قبضہ کر لیا جائے گا۔

پریس ریلیز میں ذمہ دار حکام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ایسی فتنہ طرازیوں اور اشتعال انگیزیوں کے تدارک کے لئے فوری کارروائی کریں تاکہ امن و امان کا کوئی مسئلہ نہ پیدا ہو۔

اعلانِ تعطیل

مؤرخہ ۱۶ مئی ۱۹۸۴ء ملک کے تمام اخبارات کے دفاتر میں تعطیل ہونے کی وجہ سے اس روز "الفضل" کا پرچہ شائع نہیں ہو سکا فوری تعطیل کی وجہ سے پہلے اعلان شائع نہیں کیا جا سکا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمائیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ بالمقابل ربوہ
ایوان محمود
میں ۳۱ مئی، یکم جون ۱۹۸۴ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
جمعرات ۳ بجے دوپہر تا ۶ بجے شام
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر
مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴ میاں عبداللطیف
گھر:- ۳۳۰۶۹۳

حیوانات کی ادویات
اکسیر سرکن (خونی پیشاب) اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش، اکسیر کنار، اکسیر منہ کھر، اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واہ، اکسیر ٹک، اکسیر دودھ، اکسیر سوزش پستان، اکسیر گلٹی پستان اور تریاق زیرباد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات بحساب -/3 فی پیکٹ، -/27 فی درجن دستیاب ہیں تفصیلات کے لئے
کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب کریں
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال فون ۳۲۰۳۲۸ ۳۱۰۸۱۴
لاہور: خان برادرز میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز نزد نہر چوک مغلپورہ
فیصل آباد: شادی میڈیکوز، چنیوٹ بازار
ملتان: الٰہی بخش اینڈ سنز نزد گھنٹہ گھر لاہوری گیٹ
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی درجہ دوم گول بازار ربوہ فون 606-607

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

زر جام عشق	-/60 روپے	حب مقوی اعصاب	-/24 روپے
معجون فلاسفہ	-/30 "	معجون بیضۂ مرغ	-/25 "
معجون موصلی خاص	-/25 "	معجون مقوی دماغ	-/25 "
شافی کیپسول	-/40 "	حب اکسیر اٹھرا (مکمل کورس)	-/40 "
حب نور چشم	-/60 "	مثو بین کیپسول	-/20 "
تریاق سلیمانی	-/3 روپے، 6/50 روپے، 16/50 روپے		-/25 "
سرمہ حمید	-/5 روپے	سرمہ اکسیر موتیا	-/12 "

اٹھرا، بانجھ پن اور نرینہ اولاد سے محروم عورتوں کے لئے امید کی کرن۔ مردانہ زنانہ اور بچوں کے علاج کے لئے مفصل حالات بیماری لکھ کر مخلصانہ مشورہ اور دوا حاصل کر سکتے ہیں۔ مشورہ کیلئے جوابی لفافہ۔ فہرست کیلئے ۵۰ پیسے کا ٹکٹ بھجوائیں۔
حکیم حمید احمد اختر
رجسٹرڈ طبیب درجہ اول دواخانہ ربوہ

فلکو روم کولر
خصوصی رعایت
8" ایگزاسٹ -/1550 روپے
گارنٹی دو سال
• ڈبل سپیڈ •
20" ایگزاسٹ -/1600 روپے
سپیوی باڈی
ڈسٹری بیوٹرز: جنود الیکٹرونکس جنود بلڈنگ بلاک ۱۲ سرگودھا

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
پُرامید و احد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲